کی دکان کو خوب آراستہ کرر کھا تھا۔ اس لیے نہ صرف خود مرزا کا بلکہ اس کے پیروؤں کا بھی یہ معمول تھا کہ ان ملحدانہ عقائد کی تشریحات کو جو مرزا نے سر سید سے لیے تھے۔ سر سید کی کتابوں سے نقل کر کے اپنا لیا کرتے تھے اور اس خوف سے کہ لوگ نیچریت سے مطعون نہ کریں ان مضامین کو سر سید کی طرف منسوب کرنے کی جرات نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ لاہور کے ماہوار رسالہ "تجلی" نے لکھا تھا کہ اس وقت دو قادیانی رسالے ہمارے سامنے ہیں۔ "تشحیذ الاذہان" ماہ دسمبر 1907ء اور "ریویو آف ریلجنز" ماہ فروری 1908ء جن میں بلا اعتراف اور بلا حوالہ وہ ساری بحث سرقہ کر لی گئی جو معجزات مسیح پر سر سید نے اپنی تفسیر میں کی تھی۔ وہی دلائل ہیں' وہی اقتباسات' وہی آیات' وہی تاویلات' وہی نتائج ہیں۔ ہاں بد تمیزی و بے شعوری جو اس طائفہ کا خاصہ ہے مزید براں ہے۔ سر سید کی آزاد خیالیوں نے مرزا کے لیے اس کا مجوزہ راستہ بہت آسان کر دیا تھا۔ سر سید نے واقعہ صلیب کا جو نقشہ اپنی تفسیر (جلد دوم ص 38) میں پیش کیا۔ مرزا نے اسی پر وحی الٰہی کا رنگ چڑھا کر اس پر بڑی بڑی خیالی عمارتیں تعمیر کرنی شروع کر دیں۔ جب تک مرزا نے یہ تحریریں نہیں پڑھی تھیں۔ براہین کے حصہ چہارم تک برابر حیات مسیح علیہ السلام کا قائل رہا۔ لیکن جب نیچریت کا رنگ چڑھنا شروع ہوا یا یوں کہو کہ نیچریت کا یہ مسئلہ مفید مطلب نظر آیا تو نہ صرف اپنے سابقہ الہامات کے گلے پر چھری چلانی شروع کر دی۔ بلکہ عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام کو (معاذ اللہ) شرک بتانے لگا۔ جس کے یہ معنی تھے کہ وہ پچاس سال کی عمر تک باوجود صاحب وحی ہونے کے مشرک ہی چلا آتا تھا۔

قادیاں کے برساتی نبی

جب امت مرزائیہ نے دیکھا کہ ان کے پیرو مرشد نے نبوت کا دعویٰ کر کے ختم نبوت کی سد اسکندری میں رخنہ ڈال دیا ہے تو ہر حوصلہ مند مرزائی کو طمع ہوئی کہ موقع ملنے پر اپنی اولو العزمی کے جوہر دکھائے اور کچھ بن کر "مسیح موعود" صاحب کی طرح نفع عاجل حاصل کر لے۔ چنانچہ قضا و قدر کے ہاتھوں "قادیانی نبوت عظمیٰ" کی بساط کے الٹے جانے کی دیر تھی کہ بہت سے مرزائی یاجوج ماجوج کی طرح دعوئے نبوت کے ساتھ ہر طرف سے امنڈ آئے۔ اور اپنے اپنے تقدس کی ڈفلی بجانی شروع کر دی جس طرح برکھا رت میں بارش کا پہلا چھینٹا پڑنے کے ساتھ ہی ہر طرف برساتی کیڑے مکوڑے رینگتے دکھائی دیتے ہیں اسی طرح ان خود ساختہ انبیاء کی تعداد اتنی کثیر تھی کہ ان پر برساتی انبیاء کا اطلاق بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے بہر حال ان برساتی نبیوں کے کچھ مختصر سے حالات ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

چراغ الدین متوطن جموں

چراغ الدین نام جموں کا ایک نہایت بیباک مرزائی تھا۔ اس کی شوخ چشمی کا کمال دیکھو کہ اپنی دکان آرائی کے لیے اپنے مقتدا کی موت کا بھی انتظار نہ کیا بلکہ نہایت بے صبری کے ساتھ مرزا غلام احمد کی زندگی ہی میں نبوت ورسالت کا دعویٰ کر دیا۔ چونکہ اس دعویٰ سے خود حضرت ''مسیح موعود'' کے کاروبار پر اثر پڑنے کا احتمال تھا اس لیے یہ جرم کچھ ایسا خفیف نہیں تھا کہ قابل عفو ودرگذر سمجھا جاتا۔ مرزا نے اس کو جماعت سے خارج کر دیا۔ میں اس اقدام میں مرزا کو برسر حق سمجھتا ہوں کیونکہ مرید کو اس درجہ شوریدہ سری کسی طرح زیب نہیں دیتی کہ وہ پیر کے مقابلہ میں کاروبار شروع کر دے اور رقیبانہ چشمک کے سامان پیدا کرے۔ حضرت ''مسیح موعود'' صاحب نے اس باغی مرید کے متعلق اپنی کتاب ''دافع البلا'' میں جو 23 اپریل 1902ء کو شائع ہوئی لکھا کہ چراغ الدین کا جو مضمون رات کو پڑھا گیا وہ بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام کے لیے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی الوالعزم اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کرا دے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بن کر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے۔ یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا چراغ الدین نے دعویٰ کیا ہے جائے غیرت ہے کہ ایک شخص میرا مرید کہلا کر یہ ناپاک کلمات منہ پر لاوے۔ لعنتہ اللہ علی الکافرین پھر باوجود ناتمام عقل اور ناتمام فہم اور ناتمام پاکیزگی کے یہ کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے۔ میں تو جانتا ہوں کہ نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خود ستائی پر آمادہ کیا ہے پس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے جب تک کہ مفصل طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کرے اور اس ناپاک رسالت کے دعویٰ سے ہمیشہ کے لیے مستعفی نہ ہو جائے۔ افسوس کہ اس نے بے وجہ اپنی تعلّی سے ہمارے سچے انصار کی ہتک کی۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ ایسے انسان سے قطعاً پرہیز کرے۔

منشی ظہیر الدین اروپی

یہ شخص موضوع اروپ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا ہے۔ اس کے نزدیک مرزا ایک صاحب شریعت نبی تھا اس کا خیال ہے کہ قادیاں کی مسجد ہی بیت اللہ شریف ہے۔ اور وہی خدا کے نبی کی جائے ولادت ہے۔ اس لیے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔ لاہوری پارٹی کے

جریدہ پیغام صلح کا مدیر بھی رہ چکا ہے۔ اس نے قادیانی جماعت کے بعض سربر آوردہ افراد کی ہلاکت کی پیش گوئی کی تھی لیکن پوری نہ ہوئی۔ یوسف ہونے کا مدعی تھا لیکن اس دعویٰ پر ثابت قدم نہ رہا۔ اور لاہوری مرزائیوں کے رسالہ المہدی نمبر (1) میں لکھا کہ گو مجھے الہام ہوا تھا اور خدا نے مجھے یوسف قرار دیا تھا لیکن ساتھ ہی تمنی کا بھی اندیشہ لگا رہتا ہے۔ شیطان ورغلاتا ہے اور جو الہامات مجھے ہوئے ان پر عملدرآمد بھی مشکل ہے اس لیے جس قدر طاقت تھی میں نے کام کر دیا۔ اب طاقت نہیں رہی اس لیے اپنے دعویٰ پر زور نہیں دے سکتا۔ یہ سخت ناکام نبی ہے اور غالباً اب تک زندہ ہے۔ اس نے اپنے ایک مضمون میں جو لاہوری مرزائیوں کے رسالہ "المہدی" میں شائع ہوا لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی تحریروں میں بہت تضاد و تخالف ہے۔

محمد بخش قادیانی

اس شخص کو مدت العمر قادیاں میں الہام ہوتے رہے مگر مرزائیت قبول نہ کی لیکن جب قوی زیادہ مضمحل ہو گئے اور قوت فکر جواب دے بیٹھی تو مرزائیت کا بپتسمہ لے لیا جس طرح حضرت "مسیح موعود" کا ایک دلچسپ الہام غثم غثم غثم ہے اسی نمونہ کا ایک مضحکہ خیز الہام محمد بخش کا بھی ہے یعنی آئی ایم وٹ وٹ (میں وٹ وٹ ہوں)

مسٹر یار محمد پلیڈر

مسٹر یار محمد وکیل ہوشیار پور کا بیان ہے کہ محمدی بیگم جس کے ساتھ "مسیح موعود" کا آسمان پر نکاح ہوا تھا وہ در حقیقت میں ہوں اور نکاح سے یہ مراد ہے کہ میں ان کی بیعت میں داخل ہوں گا۔ اسی نے مرزا صاحب کا ایک کشف بیان کیا تھا کہ گویا رب العالمین (معاذ اللہ) ایک مرد کی طرح مرزا صاحب سے فعل مخصوص کر رہا ہے۔ یہ مرزا کے حقیقی جانشین اور خلیفہ برحق ہونے کا مدعی تھا۔ اور اعلان کیا تھا کہ مرزا صاحب کی گدی کا اصل استحقاق مجھے حاصل ہے کیونکہ مرزا صاحب نے جو الوصیۃ میں پیشین گوئی کی تھی کہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا۔" اس کا صحیح مصداق میں ہوں کیونکہ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی کہا تھا کہ قدرت ثانیہ کا مظہر وہ ہوگا جو میری خو بو پر ہوگا۔ سو یہ علامت میری ذات میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ مسٹر یار محمد نے بہت کوشش کی کہ مرزا محمود احمد ان کے لیے مسند خلافت خالی کر دیں مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ سنا جاتا ہے کہ یار محمد میاں محمود احمد کے خلاف چالیس پچاس رسالے

شائع کر چکا ہے۔

عبداللہ تیما پوری

یہ شخص تیما پور واقع قلمرو حیدر آباد دکن کا رہنے ولا ہے۔ پہلے روح القدس کے نزول کا مدعی ہنا پھر مظہر قدرت ثانیہ کا دعویٰ کیا۔ کہتے ہیں کہ اسے داہنے بازو کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔اس شخص نے "انجیل قدسی" نام ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد کے ان خطوط کو جو محترمہ محمدی بیگم سے عقد کرنے کے سلسلہ مسائی میں لکھے تھے پسندیدہ خیال نہیں کیا اور لکھا ہے کہ ان خطوط کے پڑھنے سے دل میں نفرت و کراہت پیدا ہوتی ہے۔ اس بے دین نے "انجیل قدسی" کے بعض مندرجات میں سخت جاہلانہ گندہ دہنی کا ثبوت دیا ہے مثلاً ایک جگہ یسفک الدما کے یہ معنی لکھے ہیں کہ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام نے حکم خداوندی کے خلاف (معاذاللہ) اپنی زوجہ محترمہ حواء سے خلاف وضع فطرت انسانی فعل کا ارتکاب کیا۔ اس شخص نے پیشین گوئی کی تھی کہ مرزا محمود احمد بہت جلد میری بیعت میں داخل ہو جائے گا۔ لیکن پیشینگوئی پوری نہ ہو سکی۔ اس کو سب سے پہلے یہ وحی ہوئی تھی۔ یاایھا النبی تیما پور میں رہیو۔ کتاب محاکمہ آسمانی میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کو صرف مقام شہودی حاصل تھا۔ اور وہ مقام وجودی سے بالکل عاری تھے لیکن مجھے یہ دونوں مقام حاصل ہیں۔ اس لیے میں ظل محمد بھی ہوں اور ظل احمد بھی۔ درجہ رسالت میں 'میں اور مرزا صاحب دونوں بھائی ہیں اور مساوی حیثیت رکھتے ہیں جو فرق کرے وہ کافر ہے۔ مامور من اللہ کو تیس یا چالیس مردوں کی قوت رجولیت حاصل ہوتی ہے اور بلا اجازت فراغت نہیں ہوتی۔ آسی صاحب کادیہ میں لکھتے ہیں کہ اس شخص نے اپنی کتاب قدسی فیصلہ میں اعلان کیا کہ میں نے خدا کے دربار میں حاضر ہو کر درخواست کی تھی۔ آلٰہی مسلمان مفلس ہو رہے ہیں اس لیے سود خواری کی ممانعت دور فرمائی جائے۔ جواب ملا کہ ساڑھے بارہ روپے سینکڑہ سود کی اجازت دیتا ہوں۔ اسی طرح حکم ملا کہ رمضان کے تین روزے کافی ہیں۔ عورتیں بے حجاب رہ سکتی ہیں۔ چونکہ میں بروز محمد ہوں اس لیے مجھے شریعت محمدی میں نسخ و تبدیل کا اختیار ہے۔ سنا جاتا ہے کہ پشاور اور کیمل پور کے بہت سے مرزائی اس کے مرید ہیں۔

سید عابد علی

سید عابد علی نام ایک پرانا مرزائی ملہم قصبہ بددملی ضلع سیالکوٹ میں رہتا تھا۔ اسے ایک مرتبہ ایسا دلچسپ الہام ہوا تھا جس سے مرزا غلام احمد کا قصر نبوت بالکل پیوند خاک ہو جاتا تھا لیکن توفیق ایزدی رہنمانہ ہوئی اس لیے باطل سے منہ موڑ کر اسلام کے سواد اعظم کی پیروی نہ کر سکا۔

قادیانی صاحب کی خانہ زاد شریعت میں کسی مرزائی کے لیے جائز نہیں کہ مسلمان کو لڑکی دے۔ لیکن سید عابد علی نے اپنے ایک الہام کے بموجب اس حکم پر خط تنسیخ کھینچ دیا اور مرزائی قیود سے آزاد ہو کر اپنی لڑکی ایک مسلمان سے بیاہ دی۔

عبد الطیف گناچوری

یہ بھی ایک مشہور مرزائی ہے۔ مدعی نبوت تھا۔ اس نے اپنے دعویٰ کی تائید میں ایک ضخیم کتاب "چشمہ نبوت" شائع کی۔ اس میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کا نام زمین پر غلام احمد اور آسمان پر مسیح ابن مریم تھا۔ اس طرح خدا نے زمین پر میرا نام عبد الطیف اور آسمانوں میں محمد بن عبد اللہ موعود رکھا ہے جس طرح مرزا صاحب روحانی اولاد بن کر سید ہاشمی بن گئے تھے۔ اسی طرح میں بھی آل رسول میں داخل ہوں۔ نعمت اللہ ولی کی پیشین گوئی کا مصداق میں ہوں۔ احادیث میں جو مہدی کے آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں۔ دانیال نبی نے میرا ہی زمانہ 1335ھ سے 1340ھ تک بتایا ہے ہم کسی مسلمان کو محض اس بنا پر کافر نہیں کہتے کہ اس نے ہم سے بیعت کیوں نہیں کی کیونکہ اس قسم کی باتیں فروعات میں داخل ہیں۔ احمدیوں کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ مسیح اور مہدی دونوں کی ایک ہی شخصیت ہے کیونکہ مرزا صاحب فرما چکے ہیں کہ مجھ سے پہلے بھی مہدی آچکے ہیں اور بعد میں بھی آئیں گے۔ ان کے زمانے میں کوئی مہدی نہ تھا۔ اس لیے میں مہدی آخر الزمان ہوں۔ مرزا صاحب کو اٹھارہ سال تک اپنی رسالت کا یقین نہ تھا۔ آخر جب زور سے وحی آنے لگی تو یقین ہوا۔ میرے نوے معجزے ہیں۔ میری پیشین گوئیاں مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر سچی نکلی ہیں چنانچہ ہندوستان میں وبائیں، زلزلے اور سیاسی انقلابات میری پیشین گوئیوں کے مطابق آئے لیکن مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں درست نہ نکلیں۔ اس نے اپنے لقب قمر الانبیاء رکھا ہوا تھا۔

ڈاکٹر محمد صدیق بہاری

مولوی محمد عالم صاحب آسی (امرتسر) نے اپنی کتاب الکاویہ کے چودہ پندرہ صفحے اس شخص کے حالات کی نذر کر دیئے ہیں۔ میں اس کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ یہ شخص صوبہ بہار کے علاقہ گدک کا رہنے والا مرزائیوں کی لاہوری پارٹی سے متعلق ہے۔ اس نے اپنی کتاب "ظہور بشویسور" میں لکھا ہے کہ مسیح قادیانی وشنو اوتار تھا۔ خلیفہ محمود ابن غلام احمد ویربسنت ہے اور میں "چن بشویسور" ہوں۔ میرے ظہور کے بعد سات سال کے اندر مرزا محمود مر جائے گا۔ لیکن یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی۔ مولوی محمد عالم صاحب لکھتے ہیں کہ شاید اس سے اخلاقی موت مراد ہو۔ ڈاکٹر موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ صوبہ بہار کے ہنود کی مذہبی کتابوں میں دو موعود

مذکور ہیں۔ اور ہندو لوگ ان کا سخت بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ کتب ہنود کے علامات مجھ پر صادق آتے ہیں۔ میں برہمچاری بن کر علاقہ کرناٹک کو گیا اور آٹھ سال کی غیبوبت کے بعد ظاہر ہوا۔ پیٹھ پر سانپ کے منہ کا نشان بھی موجود ہے ہاتھ میں سنکھ بیل چکر وغیرہ نشانات بھی مجھ میں پائے جاتے ہیں۔ حضرت سرور دو جہاں ﷺ کے بعد صرف مجھے صدیق کا درجہ ملا ہے اور صدیق کا درجہ مہدی اور مسیح سے بھی فائق ہے۔ 8 اپریل 1886ء کو مرزا صاحب نے جس پسر موعود کی پیشین گوئی کی تھی وہ میں ہی یوسف موعود ہوں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اہل قادیاں کی اصلاح کروں۔ قادیاں سے آواز اٹھ رہی ہے کہ حضرت خاتم النبین ﷺ کے بعد بھی نبوت جاری ہے۔ اسلام میں سرور دو جہاں ﷺ کی ذات گرامی پر اس سے بڑھ کر اور کوئی حملہ نہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی کھڑا کیا جائے اور بیس کروڑ مسلمانوں کو مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے خارج از اسلام تصور کیا جائے۔ میں اسی توہین آمیز عقیدہ کے مٹانے کی غرض سے مبعوث ہوا ہوں۔ محمودیوں اور پیغامیوں (قادیانی مرزائیوں اور لاہوری مرزائیوں) میں جھگڑا تھا اس لیے میں حکم بن کر آیا ہوں۔ میرے نشانات کئی ہزار ہیں صرف اخلاقی نشان چون نہیں۔ یہ نعمت سیدنا محمد ﷺ کی محبت میں فنا ہونے اور قادیاں کا خلاف کرنے سے ملی۔ غیرت الٰہی نے میرے لیے مرزا صاحب کے نشانات سے بڑھ کر نشانات ظاہر کئے میری بعثت کے بغیر قادیاں کی اصلاح ناممکن تھی۔ میں نے تلاش حق میں مرزا محمود کے ہاتھ پر بیعت بھی کی تھی لیکن عقائد پسند نہ آنے پر بیعت فسخ کر دی اور قادیاں سے نکالا گیا۔ اب میں مسلسل بارہ سال سے محمودی عقائد کی تردید کر رہا ہوں۔

احمد سعید سمبھڑیالی

سمبھڑیال ضلع سیالکوٹ کے احمد سعید مرزائی سابق اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس نے بھی قدرت ثانیہ ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنا لقب "یوسف موعود" رکھا۔ مولوی محمد عالم صاحب آسی لکھتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے الہام "پیراہن یوسفی" نام ایک کتاب میں جمع کئے ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نہایت غمزدہ رو رہا تھا۔ اس اثناء میں حضرت مریم علیہا السلام تشریف لائیں۔ اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا بچہ مت روؤ۔ ایک مرتبہ احمد سعید نے اپنا یہ الہام چوک فرید امر تسر میں بیان کیا تو مسلمانوں نے چاروں طرف سے خشت باری شروع کر دی۔ بے اوسان بھاگا۔ بچوں نے بچہ رونہ، بچہ رونہ۔ کہہ کر اسے چھیڑنا اور ستانا شروع کیا یہ بدبخت حسب بیان آسی صاحب اپنی ایک تصنیف میں لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ رشتہ داریاں سب ناجائز ہیں اور (معاذ اللہ) ولد الزنا ہیں۔ آئندہ کے لیے میں حکم دیتا ہوں کہ غیر قوموں سے رشتے ناطے کریں اگر معاذ اللہ تمام

مسلمان ایسے ہیں تو معلوم نہیں کہ یہ ناہنجار ولد الحلال کیسے ہو گیا؟ اس کے گلے میں ایک گلٹی ہے جسے وہ مہر نبوت سے تعبیر کرتا ہے۔

احمد نور کابلی

قادیاں کا سرمہ فروش احمد نور کابلی مرزا غلام احمد کے حاشیہ نشینوں میں سے تھا۔ مولوی محمد عالم صاحب آسی لکھتے ہیں کہ کی ناک پر پھوڑا تھا۔ جب کسی طرح اچھا نہ ہوا تو عمل جراحی کرایا۔ جب ناک کاٹی گئی تو درجہ نبوت پر فائز ہو گیا۔ اس نے ایک ٹریکٹ زیر عنوان لکل امتہ اجل شائع کیا ہے جس میں لکھتا ہے۔ اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں۔ دین اسلام میری ہی متابعت میں دائر و سائر ہے۔ مجھے نہ ماننا دین سے خارج ہونا ہے۔ میں روحانی سورج ہوں' میں رحمتہ للعالمین ہوں' میرا نام محمد رسول اللہ ہے۔ میں سفید مینار سے نازل ہوا۔ جملہ انبیاء کا مظہر ہوں۔ قرآن کو ستاروں سے لایا ہوں۔ خدا نے مجھے الہام کیا تھا۔ اس الہام میں خدا نے مجھے فرمایا تھا کہ تجھے خلیفہ محمود کے عہد خلافت میں قادیاں میں مبعوث کیا جائے گا۔ خدا نے آیت هو الذی بعث فی الامیین رسول میں فرمایا ہے کہ خدا نے افغانوں میں ایک رسول بھیجا ہے۔ میں شرعی رسول ہوں۔ اب خدا نے قرآن مجھ پر نازل کیا ہے۔ مجھے کلمہ طیبہ لا اله الا الله احمد نور رسول الله دیا گیا ہے۔ خدا نے میرے ساتھ بکثرت کلام کیا ہے۔ میری وحی کی تعداد دس ہزار تک پہنچتی ہے جو شخص میرا انکار کرے گا وہ لعنت کی موت مرے گا۔ وغیر ذالک من الخرافات۔

نبی بخش مرزائی

یہ شخص موضع معراج کے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا ایک پرانا مرزائی تھا۔ اس نے 1911ء میں ایک اعلان شائع کیا۔ جس میں لکھا۔ اے ہر مذہب و ملت کے دوستو! آپ پر واضح ہو کہ اس عاجز پر ستائیس سال سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام کا سلسلہ جاری ہے اس عرصہ میں اس عاجز کی بے شمار پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ مجھے ایک روشن نور اپنی طرف کھینچ کھینچ کر مقام محمود کی طرف لے جا رہا ہے۔ مجھے سلطان العارفین کا درجہ دیا گیا ہے۔ مجھے چار سال سے تبلیغ کا حکم ہو رہا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ الٰہی میں امی ہوں۔ حکم ہوا جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ تبلیغ کرتے تھے تو بھی تبلیغ کر۔ اس کے بعد یہ عاجز ان الفاظ سے مخاطب کیا گیا۔ یاایها الصدیق یوسف انی معک اسی طرح بار بار حکم ہوتا رہا۔ یہ عاجز فکر مند تھا اور سوچ رہا تھا کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن مجھے سمجھایا گیا کہ نبوت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ تم دنیا کے طعنوں سے نہ ڈرو۔ نبوت کا

تاج تمہارے سر پر رکھ دیا گیا ہے۔ وقت قریب آرہا ہے کہ تجھ سے حکما تعمیل کرائیں گے۔ نبوت کا تاج تیرے سر پر رکھ دیا گیا ہے۔ دعوائے نبوت کے واسطے تیار ہو جا۔ مدعی نبوت کا فرض ہے میدان میں نکل پڑے۔ میں تیری مدد کے لیے فرشتوں کی فوج تیار رکھوں گا۔ ہر وقت تجھے مدد دیتا رہوں گا۔ موسیٰ مرسل کی طرح میدان میں ہوشیار رہنا۔ بڑے بڑے فرعون تیرے سامنے آئیں گے مگر سب منہ کی کھائیں گے۔ تیرے خاندان کے لوگ اس دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ مگر کسی کی پروا نہ کرنا۔ آنے والی نسلیں افسوس کریں گی کہ لوگ تجھ پر ایمان نہ لائے۔ حالات سن سن کر رو دیا کریں گے۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تو ابراہیمی نسل ہے تو خاندان نبوت سے ہے۔

عبداللہ پٹواری

چیچاوطنی ضلع منٹگمری میں عبداللہ نام ایک مرزائی پٹواری رہتا تھا۔ قادیاں کے چشمہ الحاد سے دجالی کا فیض پانے کے بعد کفریات و شطحیات بکنے میں اپنے پیرو مرشد کا ہمسر تھا۔ اس نے اپنا لقب رجل یسعی احمد رسول رکھا تھا۔ اپنے اعلان میں لکھتا ہے۔ میں رسول اللہ بھیجا گیا طرف تمہارے رب تمہارے سے۔ ہدے بنو اسلام کے پیروں مرشدوں مولویوں کی خود ساختہ شریعت کے پیچھے نہ جاؤ۔ وہ سب احکام بلادحی ہیں۔ جن کا ثبوت نہ کتاب سے دیتے ہیں۔ یعنی کلمہ درود و سنت نفل، نعت، غزل، مولود، نماز تراویح، نماز عیدین، نماز جنازہ اور عرس مردہ اولیاء پر کھانا کھلانا وغیرہ۔ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ کتاب "ہدایۃ للعالمین" میں لکھتا ہے کہ الرسول یدعوکم اور اطیعو الرسول میں میری طرف اشارہ ہے اور لکھتا ہے کہ میں نے خواب میں اپنی والدہ مرحومہ کو دیکھا اور کہا کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنا کر بھیجا ہے۔ یہ سن کر والدہ حیران رہ گئیں اور کہنے لگیں کہ بیٹا کل تو تو یہ کہتا تھا کہ مسیح آئے گا اور آج خود مسیح بن بیٹھا ہے۔ جب بیدار ہوا تو یقین ہو گیا کہ کسی بدروح نے مجھ سے مسیح ہونے کا دعویٰ کرایا تھا۔ اسی خبیث روح نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بھی مسیحیت کا دعویٰ کرایا تھا حالانکہ وہ اس سے پیشتر خود لکھ چکے تھے کہ حضرت مسیحؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ مجھے الہام ہوا کہ مرزا صاحب ابن مریم نہیں ہیں اور ان کی آمد کا کوئی حکم نہیں ہے۔ مرزا صاحب جیسے فرضی مریم بنے اسی طرح ابن مریم بھی بنے۔ جو ماں ہے وہ بیٹا نہیں ہو سکتی اور جو بیٹا ہے وہ ماں نہیں ہو سکتا۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ اور مرزا محمود احمد لکھتا ہے کہ مرزا صاحب ہی احمد رسول ہیں۔ یہ دونوں باتیں لغو ہیں۔

فضل احمد چنگا بنگیالی

فضل احمد مرزائی موضع چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کا ایک مشہور مرزائی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ میں مرزا صاحب کا ظہور ہوں۔ کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی عمر اسی سال کی تھی لیکن جب وہ اپنی عمر کے ساٹھ سال گزار چکے تو باقی ماندہ بست سالہ عمر مجھے تفویض فرما کر وادی آخرت کو چل دیئے۔ اب میں ہی حقیقی مرزا صاحب ہوں۔ اس شخص کا ایک مضحکہ خیز مضمون جو سراسر تعلیوں لن ترانیوں اور ملحدانہ خیالات سے مملو تھا۔ 1934ء کے لواخر میں جریدۂ "زمیندار" میں شائع ہوا تھا۔

غلام محمد مصلح موعود و قدرت ثانی

یہ وہی شخص ہے جس نے ڈیڑھ دو سال پیشتر لاہوری مرزائیوں کے خلاف اودھم مچا رکھا تھا اور مسٹر محمد علی امیر جماعت لاہور کے اسرار و خفایا کو الم نشرح کر کے لاہوری مرزائیوں کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص قادیانی مرزائیوں کا ایجنٹ ہے جو مسٹر محمد علی کی تخریب کے درپے رہتا ہے۔ اس نے اپنے مصلح موعود اور قدرت ثانی ہونے کے متعلق متعدد کتابیں شائع کی ہیں۔ یہ شخص شروع میں مسلم ہائی سکول لاہور میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے لاہوری مرزائیوں کے اخبار "پیغام صلح" کی ملازمت میں منسلک ہو گیا تھا مگر اس کے بعد مرزائی ہوا کا رخ پہچان کر اسے ارتقاء منازل کی سوجھی چنانچہ معاً الہامی تالاب میں غوطے کھانے لگا۔